السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دربارہ جواز رفع سبابہ ہر رکعت کے مابین السجدتین تحقیق کرتا ہوں چنانچہ اس حدیث سے جواز ثابت ہوتا ہے حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عبدالرزاق انا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فرفع یدیہ حین کبر یعنی استفتح الصلوٰۃ ورفع یدیہ حین کب ورفع یدیہ حین رکع ورفع یدیہ حین قال سمع اللہ لمن حمدہ وسجد فوضع یدیہ حذوا ذنیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ثم وضع یدہ الیسریٰ علی رکبتہ ووضع زراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی ثم اشار بالسبابۃ ووضع الابہام علی الوسطی وقبض سائر اصابعہ ثم سجد الخ۔ ھکذا فی مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۳۱۷

ترجمہ : حدیث سنائی ہم کو عبداللہ نے کہا حدیث سنائی مجھ کو باپ میرے نے کہا حدیث سنائی ہم کو عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے عاصم بن کلیب سے اس نے باپ اپنے سے اس نے وائل بن حجر سے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے شروع میں تکبیر اولیٰ پڑھتے وقت اور رکوع کرتے وقت اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا اور دیکھا کہ آپ نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رکھے پھر بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھ گئے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں کو داہنی ران پر پھر انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ کیا اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھا اور باقی سب انگلیوں کو بند کر لیا پھر (دوسرا) سجدہ کیا۔ مسند امام احمد بن حنبل کی چوتھی جلد ص ۳۱۷ میں بھی اسی طرح ہے۔

اس حدیث سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ رفع سبابہ ہر رکعت میں مابین السجدتین جائز ہے یہ حدیث صحیح الاسناد قابل عمل ہے یا نہیں بالتشریح والتصریح تحریر فرماویں اگر یہ حدیث صحیح متصل الاسناد گ ہے تو فھوا المرام اگر ضعیف ہے تو وجوہات ضعف تحریر فرماویں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اشارہ سبابہ بین السجدتین کی حدیث جو مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۳۱۷ میں مروی ہے اس میں عاصم بن کلیب ایک راوی ہے جو اپنے باپ سے روایت کرتا ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے۔ کان من العباد الاولیاء لکنہ مرجی وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وقال ابن المدنی لا یحتج بما انفرد بہ

ترجمہ : عاصم بن کلیب ولیوں میں سے تھا لیکن مذہب مرجیہ کا رکھتا تھا۔ یحییٰ بن معین وغیرہ نے اس کی پختگی بیان کی ہے اور ابن مدینی نے کہا کہ جس حدیث کو وہ اکیلا ہی بیان کرے اس سے دلیل نہ پکڑی جاوے۔

اور تقریب میں لکھا ہے۔ صدوق من الثانیۃ اور خلاصہ میں لکھا ہے وقال الامام ابوداؤد عاصم بن کلیب عن ابیہ عن جدہ لیس بشیٔ

ترجمہ : سچا اور دوسرے درجہ کا آدمی ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ عاصم بن کلیب جو حدیث اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرے، وہ لائق اعتبار نہیں ہے۔ ۱۲

الغرض عاصم بن کلیب مختلف فیہ ہے بعض اہل علم اس کو ثقہ کہتے ہیں اور بعض ضعیف اور بقاعدہ مسلمہ اصول حدیث الجرح مقدم علی التعدیل جس روایت کے ساتھ عاصم بن کلیب منفرد ہو جائے وہ لائق احتجاج کے نہیں ہے اور تعدیل کلیب کی ساتھ لفظ صدوق کے ہے اور یہ لفظ مرتبہ خامسہ سے ہے اور اہل مرتبہ خامسہ کے لائق احتجاج کے نہیں ہیں امعان النظر شرح نخبۃ الفکر میں ہے ثم الحکم فی اھل ھذہ المراتب الاحتجاج بالاربعۃ الاول منھا واما التی بعدھا فانہ لا یحتج باحد من اھلھا لکون الفاظھا لا تشعر بجد شریطۃ الضبط بل یکتب حدیثہ ویختبر

ترجمہ : امعان النظر میں بہت سے اہل مراتب کا بیان کر کے فرماتے ہیں) کہ حکم ان مرتبہ والوں کا یہ ہے۔ کہ ان میں سے پہلے چار کے ساتھ دلیل پکڑنی صحیح ہے اور ان چار کے بعد والوں میں کسی ایک کے ساتھ بھی دلیل نہیں پکڑی جاسکتی اس لیے کہ ان کے الفاظ شروط ضبط کی حد پر مشترک ہیں بلکہ ان کی حدیث لکھ کر اس میں تحقیق کی جاتی ہے۔

اور قرون خیر صحابہ کرام وتابعین وائمہ اسلام سے بھی اس موقعہ پر اشارہ سبابہ ثابت نہیں ہے پس متروک العمل ہونا بھی اس حدیث کے ضعف کی دلیل ہے۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 147-148

محدث فتویٰ